حضرت مولانا ابوالخیر سید حمد اللہ بختیاری
بانی و مہتمم مدرسہ عربیہ نعمان بن ثابت للبنات/ بنگلور

''امام اعظم اور تصوف''

(ایک اجمالی مطالعہ)

حضرت امام ابوحنیفہ نعمان بن ثابت رحمۃ اللہ علیہ کوفی تابعی قدس سرہ (متوفی ۱۵۰ھ م ۷۶۷ء بمقام بغداد) کی عظیم المرتبت شخصیت کے وسیع منظرنامے پر ایک پنہاں پہلو ''تصوف'' جو اکثر اصحاب فکر ونظر سے دور رہا۔ لیکن حیات اور کارناموں کے پس منظر پر اگر نظر عمیق سے دیکھیں تو یہ واضح ہوگا کہ اہل تصوف وسلوک نے اصلاح باطنی کے تعلق سے جو اصلاحی نصاب ترتیب دیا' اس سے بہت پہلے حضرت امام ابوحنیفہؒ اس پر کاربند نظر آتے ہیں' اور پھر ان کی تمام زندگی کے تمام گوشوں پر احسان وسلوک کی کیفیات ومشاہدات اجاگر ملتی ہیں۔

لفظ تصوف اور اصطلاحی تصوف سے بہت پہلے' حضرت امام ابوحنیفہؒ کی تصوفانہ عملی زندگی سے وابستگی کا ثبوت اس طرح ملتا ہے کہ' صاحب درمختار علامہ محمد بن علی محمد بن عبدالرحمٰن حصکفیؒ (متوفی ۱۰ ارشوال ۱۰۸۸ھ بہ عمر ۶۳ سال) نے نقل کیا ہے کہ حضرت ابوعلی دقاقؒ نے فرمایا:

''میں نے علم تصوف حضرت شبلیؒ سے حاصل کیا' انہوں نے حضرت سری سقطیؒ سے اور انہوں نے حضرت معروف کرخیؒ سے اور انہوں نے حضرت داؤد طائیؒ سے اور انہوں نے علم تصوف اور حدیث' فقہ حضرت امام ابوحنیفہ نعمان بن ثابت کوفی تابعیؒ سے اخذ واستفادہ فرمایا۔''

متذکرہ چار عظیم شخصیات کا مقام ومرتبہ حلقہ تصوف میں صدیوں سے نمایاں حیثیت کا حامل بن کر روشن ستارہ کی مانند ہے' امام محی الدین شرف الدین نوویؒ اپنے رسالہ ''المقاصد'' میں تصوف کے پانچ اصول ترتیب وار اس طرح لکھتے ہیں:

(۱) خلوت اور جلوت میں اللہ تعالیٰ کا تقویٰ اختیار کرنا۔

(۲) اقوال وافعال میں سنت نبویﷺ کی پیروی کرنا۔

(۳) عروج واقبال اور پستی میں مخلوق خدا سے اعراض کرنا۔

(۴) قلیل وکثیر رزق پر اللہ تعالیٰ سے راضی رہنا۔

(۵) خوشی ومسرت اور رنج وغم میں اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کرنا۔

اور حضرت جنید بغدادیؒ (متوفی ۲۹۷ھ) طریقت کے پانچ اصول اس طرح فرماتے ہیں:

۱۔ دن کا روزہ ۲۔ شب میں قیام ۳۔ اخلاص عمل

۴۔ اعمال میں کامل رعایت ۵۔ ہر حالت میں اللہ تعالیٰ پر توکل

تمام مورخین اور تذکرہ نگار اس پر متفق ہیں کہ مذکورہ تمام خصوصیاتِ تصوف سے امام ابوحنیفہ تا حیات منسلک و منہمک رہے۔ لیکن، امام ابوحنیفہؒ کے ساتھ لفظ صوفی اور صوفیائے کرام کے سلاسل میں اسم استعمال نہیں کیا گیا۔ حضرت امام ابوحنیفہؒ اور صوفیاء کے تعلق سے عربی کتاب اہل الفتوحات والا زواق کے مصنف نے اس طرح لکھا ہے:

حضرت امام ابوحنیفہؒ صوفیائے کرام سے محبت فرمایا کرتے تھے (یعنی تقویٰ والوں سے) اور ان کے قیام و مرتبہ کا احترام کرتے تھے (بحوالہ کتاب تصوف اور صوفیاء)

مستشرقین نے اسلامی علوم اور اسلامی تعلیمات کی اصل شکل و صورت کو بڑی چالاکی سے مسخ کرنے کی طرف خاص توجہ دی' اسی طرح انہوں نے اسلامی تصوف کو بھی مسخ کرنے پر بڑی کوششیں کی ہیں۔ ان کا علمی تعاقب اصحاب قلم اور اصحاب قلوب نے خوب کیا ہے۔ ان مخلصانہ کاوشوں کی بدولت اسلامی علوم اور فنون کی اصل شبیہ آج تک موجود ہے۔

تصوف کی دو تعبیرات کی جاسکتی ہیں' ایک اثبات اور دوسرا نفی' اثباتی پہلو میں بدعات و رسومات سے مکمل اجتناب پایا جاتا ہے' اور اس میں قرآن و حدیث کی تعلیمات سے مکمل وابستگی اور وارفتگی نمایاں ہوتی ہے اور دوسرا پہلو نفی ہے' جس میں مکمل بدعات اور خرافات (مشرکانہ کردار) نمایاں ہوتے ہیں۔

تعبیر دوم کی ابتداء مستشرقین نے کی ہے' سادہ لوح مسلمان تعبیر دوم سے متاثر ہو کر تصوف کی تمام تعلیمات کو یکسر انکار کرتے بلکہ مخالفت پر آمادہ ہو جاتے ہیں۔ حضرت امام ابوحنیفہؒ کی ساری زندگی علمی اور عملی تصوف سے لبریز تھی۔

امیر المومنین حضرت علی ابن ابی طالبؓ کے تعلق سے تمام اہل سلاسل کا اتفاق ہے کہ امیر المؤمنین سے تصوف جاری ہوا' اور صوفیائے کرام کے سردار امیر المؤمنینؓ ہیں۔

حضرت امیر المومنینؓ سے حضرت امام ابوحنیفہؒ کے دادا (زوطی یا زوطی اسلام قبول کرنے کے بعد ان کا نام نعمان رکھا گیا) کے عقیدت مندانہ تعلقات تھے اور نعمان کے گھر لڑکا پیدا ہوا' اس کا نام ثابت رکھا گیا' تو مولود ثابت کو نعمان حضرت علیؓ کے ہاں لے گئے اور دعائیں لے کر لوٹ آئے۔ ثابت کو اللہ تعالیٰ نے لڑکا عطا کیا۔ اس کا نام نعمان رکھا گیا۔ نعمان بن ثابت بن نعمان ہے' اس طرح امام ابوحنیفہؒ سے امیر المومنین حضرت علی ابن ابی طالبؓ سے خاص تعلق تھا' اور دوسرا تعلق یہ تھا کہ امام ابوحنیفہؒ کے اساتذہ کے اساتذہ میں امیر المومنین آتے ہیں۔

ان دونوں خصوصیات سے آراستہ ہونے کی وجہ سے حضرت امام ابوحنیفہؒ کے تلمیذ حضرت داود طائیؒ شیخ سلاسل میں شامل اور کامل نظر آتے ہیں۔